ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 1

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

مرتب

مولانا سعد کامران

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان و انوارِ ختم نبوّت ٹرسٹ پاکستان

سبق نمبر ۱

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

”عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے۔ اب تاقیامت کسی بھی انسان کو نبوت یا رسالت نہیں ملے گی۔ یعنی تاقیامت نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا بھی اضافہ نہیں ہو گا۔“

” قرآن مجید کا اسلوب “

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، فرشتوں پر ایمان، قیامت پر ایمان کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ وہاں سابقہ انبیاء کرامؑ کی نبوت و رسالت پر ایمان بھی ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

لیکن پورے قرآن میں ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کسی نئے نبی کی وحی یا نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ نبوت و رسالت حضور ﷺ کے آنے کے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ اگر کسی نئے نبی یا رسول نے آنا ہوتا تو قرآن جیسی جامع کتاب میں اس کا ذکر ضرور موجود ہوتا۔

اب ہم چند آیات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جن میں سابقہ انبیاء کرامؑ اور ان پر ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ہونے والی وحی پر یا نئے نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا کوئی ذکر اشارتاً، کنایتاً بھی نہیں ہے۔

آیت نمبر1:

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ.

ترجمہ: ”اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔“

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر4)

آیت نمبر2:

لٰکِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ مِنۡہُمۡ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَ الۡمُقِیۡمِیۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤۡتِیۡہِمۡ اَجۡرًا عَظِیۡمًا.

ترجمہ: ” البتہ ان (بنی اسرائیل) میں سے جو لوگ علم میں پکے ہیں اور مومن ہیں وہ اس (کلام) پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو (اے پیغمبر) تم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا اور قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔“

(سورۃ النساء آیت نمبر162)

آیت نمبر3:

وَ لَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ.

ترجمہ: ” اور یہ حقیقت ہے کہ تم سے اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں سے وحی کے ذریعے یہ

بات کہہ دی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمھارا کیا کرایا سب غارت ہوجائے گا۔اور تم یقینی طور پر سخت نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوجاؤ گے۔"

(سورۃ الزمر آیت نمبر65)

آیت نمبر4:

قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَکْثَرَکُمْ فٰسِقُوْنَ.

ترجمہ:" تم (ان سے) کہو کہ: اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کون سی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں، جبکہ تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں؟"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر59)

آیت نمبر5:

کَذٰلِکَ یُوْحِیْۤ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.

"ترجمہ: (اے پیغمبر) اللہ جو عزیز و حکیم ہے، تم پر اور تم سے پہلے جو (پیغمبر) ہوئے ہیں، ان پر اسی طرح وحی نازل کرتا ہے۔"

(سورۃ الشوری آیت نمبر3)

ان تمام آیات میں بلکہ پورے قرآن میں حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں، عالم دنیا میں،

عالم برزخ میں، عالم آخرت میں، حجۃ الوداع کے موقع پر اس کا تذکرہ کروایا۔

"عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ"

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ.

ترجمہ:"اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔"

(آل عمران آیت نمبر 81)

اس آیت کریمہ میں بھی حضور ﷺ کی آمد کا ذکر ہے کہ اگر وہ آخری نبی کسی دوسرے نبی کے زمانہ نبوت میں آگئے تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر نبی آخر الزماں ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔ یعنی عالم ارواح میں بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

"عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ"

عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا آدمؑ پیدا ہوئے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَاللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ"

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں اس وقت بھی (لوح محفوظ میں) آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدمؑ ابھی گارے میں تھے۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر 31960، باب فی فضائل متفرقۃ تنبئ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ ﷺ)

(مشکوۃ حدیث نمبر 5759، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اس کے سامنے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا ذکر یوں فرمایا:

"لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا آدَمَ وَ مَنْ بَعْدَهُ اِلَّا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَهْدَ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَهوَ حَیٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَيَنْصُرَنَّهُ"

ترجمہ: "حق تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ میں سے جس کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں محمد ﷺ تشریف لے آئیں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔"

(ابن جریر (عربی) جلد 5 صفحہ 540 تفسیر آیت نمبر 80 سورۃ آل عمران طبع مصر 2001ء)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"بَين كَتفَیْ آدَمَ مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ"

"آدمؑ کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی لکھا ہوا تھا۔"

(خصائص الکبری جلد 1 صفحہ 19، طبع ممتاز اکیڈمی لاہور)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عَنْ اَبِی هرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ - فَنَادٰى بِالْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ - اَشْهدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ - اَشْهدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ - قَالَ آدَمُ مَنْ مُحَمَّدٌ - قَالَ

ھوَ آخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الاَنْبِیَاءِ-

”حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمؑ جب ہند میں نازل ہوئے توان کو (بوجہ تنہائی) وحشت ہوئی تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور اذان پڑھی۔ اللہ اکبر 2 بار پڑھا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ 2 بار پڑھا۔ اشھد ان محمد الرسول اللہ 2 بار پڑھا۔ آدمؑ نے جبرائیلؑ سے پوچھا محمد ﷺ کون ہیں تو جبرائیلؑ نے فرمایا کہ انبیاء کرامؑ کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔“

(کنزالعمال حدیث نمبر 32139، باب فی فضائل متفرقۃ تنبئ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ ﷺ)

”عالم برزخ یعنی عالم قبر میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ“

قبر میں جب فرشتے مردے سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون سے ہیں۔ تو مردہ جواب دے گا:

رَبِّیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، اَلْاِسْلَامُ دِیْنِی، مُحَمَّدٌ نَبِیِّ، وَھوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ صَدَقْتَ-

”میرا رب وحدہ لاشریک ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ یہ سن کر فرشتے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔“

(تفسیر در منثور (عربی) جلد 14 صفحہ 235 تفسیر سورۃ الواقعہ آیت نمبر 83 مطبوعہ مصر 2002ء)

(تفسیر در منثور (اردو ترجمہ) جلد 6 صفحہ 404 تفسیر سورۃ الواقعہ آیت نمبر 83 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 2002ء)

”عالم آخرت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ“

"عَنْ اَبِی ھرَیْرَۃَ رضی فی حدیث الشفاعتہ فیقول لھم عیسیٰ ؑ---اذْھبُوا اِلَی غَیْرِی اذْھبُوا اِلَی مُحَمَّدٍ ﷺ، فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَیَقُوْلُوْنَ: یَامُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ خَاتِمُ الْأَنْبِیَاءِ"

”حضرت ابوہریرۃؓ سے ایک طویل روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب لوگ حضرت عیسیٰؑ سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے رسول محمد ﷺ آخری نبی۔“

(بخاری حدیث نمبر4712،کتاب التفسیر، باب ذریۃ من حملنامع نوح۔انہ کان عبداشکورا)

لیجئے قیامت کے دن بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو گا۔

”حجۃ الوداع میں ختم نبوت کاتذکرہ“

"عَنْ اَبِی اُمَامَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی خُطْبَتِہٖ یَوْمَ حَجَّۃِ الْوِدَاعِ اَیُّھاالنَّاسُ اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِی وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ"

”حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہو گا اور نہ تمھارے بعد کوئی امت ہوگی۔“

(کنزالعمال حدیث نمبر12922، باب حجۃ الوداع)

خلاصہ:

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے تذکرے کروائے ہیں۔